السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد خدمت آپ کی عرض یہ ہے کہ کچھ عرصہ ٩٥

پہلے ضرب مومن میں مسئلہ کچھ یوں آیا تھا جسے پڑھ کر بہت سے ٢٢

لوگ پریشان ہیں کہ ہم نے پہلے جو سجدے ادا کر دیئے ہیں ٩

کیا وہ دوبارہ لوٹانا پڑے گا؟ وجہ یہ ہے کہ اکثر بہت لوگ سجدہ تلاوت ١١/٤٩

نماز کے فوراً بعد ادا کرتے ہیں اسی جگہ بیٹھ کر جبکہ ادھر ٢٠٠١

مسئلہ یہ ہے کہ نماز کے فوراً بعد ادا نہیں ہوتا بلکہ جگہ

تبدیل کر کے سجدے ادا کرو ہم لوگ تو یہی سنتے آئے ہیں کہ جو بھی

نماز میں پڑھ کر سجدے ادا کرنے جا رہیں۔ کیا نوافل بعد قضا

نماز کے بعد بھی سجدہ ادا نہیں کر سکتے یا ل جو سجدے

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دار العلوم کراچی

تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر
	بچے اور بڑے [illegible] کی قضا نمازیں [illegible] ذمہ ہے [illegible] اور ادا کرنے جا رہے ہیں جبکہ سجدوں کی تعداد کا کچھ [illegible] ① مسئلہ کی وضاحت کریں۔ مسئلہ کی وضاحت کر دیں تاکہ سمجھنے میں ② ہمارے مسئلہ [illegible] آسانی ہو اور کتاب کا حوالہ ضرور دیں یہاں کے علماء سے پوچھا ہے ~~[illegible]~~ لیکن کسی کتاب میں نہیں مل رہا۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے!			

بعد ادا کرلیا کریں، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو، اگر مکروہ وقت ہو تو مکروہ وقت نکل جانے کے بعد جلد ادا کرنے کی کوشش کریں، بلاوجہ تاخیر نہ کریں، موت کا کچھ بھروسہ نہیں کہ کس وقت آجائے اور یہ واجب ذمہ میں رہ جائے۔ واللہ ھو الموفق۔

این جی اوز کا ممبر بننا:

سوال: این جی اوز سے کیا مراد ہے، ان کی سرگرمیاں کیا ہیں اور ان کی اسلام میں کیا حیثیت ہے؟ جبکہ ان کا تعلق غیر ملکی اداروں سے ہے، ان کا ممبر بننا، ان کے ساتھ تعاون کرنا، ان سے تعاون لینا کیسا ہے؟ مسلمانوں پر اس سلسلے میں کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ (محمد داود۔ کوئٹہ)

جواب: این جی اوز وہ غیر ملکی ادارے ہیں جو خود کو فلاحی اداروں کی حیثیت سے ظاہر کرتے ہیں، لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ یہ غیر ملکی ادارے پس پردہ ملک وملت کو طرح طرح کی تباہیوں سے دوچار کرتے ہیں، دشمنان اسلام کی سرپرستی میں چلنے والی این جی اوز کا مقصد مختلف ترقیاتی کاموں کی آڑ میں مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنا اور بے حیائی اور فحاشی کی لعنت میں مبتلا کرنا ہے، اسی لئے ان کے کئی مستقل منصوبے صرف خواتین کے لئے مختص ہیں۔ اس کے علاوہ مغربی تہذیب وثقافت کے فروغ جیسے امور بھی ان کے مقاصد میں شامل ہیں۔ اگر یہ کہا جائے تو بالکل صحیح ہوگا کہ یہ ادارے در حقیقت مسلمان ملکوں اور اسلام کے خلاف یہود نصاریٰ کی گہری سازشوں کا حصہ ہیں۔

اس بناء پر ان اداروں کے ساتھ کسی قسم کا تعاون کرنا، ان کا ممبر بننا اور ان سے تعاون لینا جائز نہیں، البتہ مسلمانوں کے جس خطہ میں حکام ان غیر ملکی اداروں کی کسی غیر اسلامی شرط کو قبول نہ کریں بلکہ انہیں اسلامی شریعت کی حدود کے اندر رہتے ہوئے کام کرنے کی اجازت دیں، عوام پر بھی ان کی حکومتی گرفت مضبوط ہو اور عوام کے ان کی سازشوں کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو وہاں اس کی گنجائش ہے۔

اگر مسلمان قرآنی تعلیمات پر عمل کریں اور زکوٰۃ و صدقات کی ادائیگی اور تقسیم دیانت اور انصاف کے ساتھ صحیح طریقہ سے کریں تو کوئی مسلمان کسی غیر کا محتاج نہ ہو، جیسا کہ

ماضی میں اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔

دور حاضر میں غیر مسلم اداروں کی دسیسہ کاریوں سے حفاظت اور مسلمانوں کے ان سے مستغنی ہونے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے فلاحی ورفاہی اداروں خصوصاً ان اداروں کے ساتھ بھرپور تعاون کیا جائے جو مستند علماء کی سرپرستی میں کام کررہے ہیں۔ واللہ ھو العاصم من جمیع الفتن۔

بٹیر لڑانے پر شرط لگانا:

سوال: ہمارے علاقے میں بٹیر لڑائے جاتے ہیں اور اس پر ہزاروں کی شرطیں لگائی جاتی ہیں، شریعت اس بارے میں کیا کہتی ہے؟ (محمد ریاض۔ کوٹ)

جواب: بٹیر لڑانا ناجائز اور حرام ہے، حدیث میں اس سے واضح ممانعت موجود ہے:

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البھائم (ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ص 364 ج5 طبع بیروت۔ سنن ابی داود ص230، ج2 طبع بیروت)

مزید اس حرام کام پر شرطیں لگانا صریح جوا ہے جو حرام ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

دوران حمل اور غصے میں طلاق:

سوال: سنا ہے کہ جب بیوی کو حمل ہوتا ہے اس وقت طلاق دینے سے طلاق نہیں ہوتی، نیز غصہ کی حالت میں دی ہوئی طلاق کے بارے میں بھی ہم نے یہی سنا ہے، کیا یہ بات درست ہے؟ (قاضی محمد لطیف، اٹک)

جواب: یہ بات غلط ہے، ان دونوں حالتوں میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

مدرس سے بغیر برقع پڑھنا:

سوال: جناب میں گھر میں ایک مدرس کے پاس دینی کتب پڑھتی ہوں، وہ بوڑھے ہیں میں برقع پہن کر نہیں پڑھتی بڑی چادر سے بالوں وغیرہ کو خوب ڈھانپتی ہوں، میں ان کی طرف بالکل نہیں دیکھتی، کیا میرا اس طرح پڑھنا جائز ہے یا پھر پورا پردہ کرکے پڑھوں؟ (ایک سائلہ)

جواب: اجنبی شخص کے ساتھ خلوت میں اگرچہ پڑھنے کے لئے ہو، بیٹھنا جائز نہیں، بوڑھے مدرس سے بھی مکمل پردہ کرنا ضروری ہے، مکمل پردے کی پابندی اور خلوت سے اجتناب کی شرط کے ساتھ اس سے پڑھنے کی اگرچہ فی نفسہ گنجائش ہے، مگر اس فتنہ کے دور میں اس سے بھی اجتناب ہی احوط واسلم ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

مفتی محمد دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

حفظ کے مدرسین اور سجدۂ تلاوت:

سوال: بندہ تقریباً 19.18 سال سے شعبۂ حفظ کا مدرس ہے، کچھ عرصہ تو غفلت اور سستی یا لاعلمی کی وجہ سے سجدۂ تلاوت ادا نہیں کئے، اب کچھ مدت سے میں نے ترتیب بنائی تھی کہ صبح کے سجدے شمار کرکے نماز ظہر کے وقت اور ظہر کے بعد کے سجدے عصر یا مغرب کے وقت ادا کرلیتا تھا، یعنی نماز کے انتظار کے وقت۔ لیکن ایک مولانا صاحب نے بتایا کہ نمازوں کے اوقات میں سجدۂ تلاوت ادا کرنا درست نہیں، آپ مکمل تحقیق کے بعد جواب دیں کہ مندرجہ بالا ترتیب سے سجدۂ تلاوت ادا ہوجاتا ہے یا نہیں، نیز نماز کے بعد سجدۂ کرنا کیسا ہے؟

اگر نماز سے پہلے یا بعد سجدہ ادا نہیں ہوتا تو اس کی کیا ترتیب بنائی جائے؟

پنچائت کا غیر شرعی فیصلہ اور مالی جرمانہ:

سوال: میرا تعلق کشمیری برادری، ماتلی شہر سے ہے، ہماری برادری کی ایک پنچائت ہے، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے تو پنچائت اس پر جرمانہ لگاتی ہے، اگر وہ جرمانہ ادا نہ کرے تو اس سے سوشل بائیکاٹ کردیتی ہے اور اگر کوئی شخص اس طلاق دینے والے سے بات چیت کرے تو اس سے

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

جو سجدۂ تلاوت پہلے ادا نہیں کیے ان کے ادا کرنے کی ترتیب وطریقہ بھی تحریر فرمادیں، میری معلومات کے مطابق شعبۂ حفظ کے مدرسین کی اکثریت سجدۂ تلاوت ادا نہیں کرتی، آپ آسان ترتیب بتادیں، شاید مدرسین کو اس اہم فریضہ کے ادا کرنے کی طرف توجہ ہوجائے۔ (قاری محمد آصف۔حضرو)

جواب: سجدۂ تلاوت واجب ہے، جب پڑھنے پڑھانے میں شب وروز اتنی مشقت اٹھاتے ہیں تو سجدۂ تلات ادا کرنے میں کیا دقت ہے کہ ترک واجب کا گناہ سر لیتے ہیں۔ مدرسین پر لازم ہے کہ مندرجہ ذیل تفصیل اور ہدایات کے مطابق سجدۂ تلاوت ادا کرنے کا اہتمام کریں اور بالغ بچوں کو بھی سجدہ کرنے کی تربیت دیں۔

1- بہت چھوٹے بچوں سے آیت سجدہ سننے پر سجدۂ واجب نہیں، بچہ ممیز یعنی سمجھ دار ہو تو سامع پر سجدۂ واجب ہے۔ نابالغ بچے پر سجدۂ واجب نہیں، خواہ پڑھے یا سنے۔

2- ایک مجلس میں ایک ہی آیت کئی بار پڑھی یا سنی یا پڑھی بھی اور سنی بھی تو ایک ہی سجدہ واجب ہے، خواہ ایک ہی طالب علم سے سنی ہو یا متعدد طلبہ سے۔

3- نماز کے بعد متصل ہر قسم کا سجدۂ مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے بعد تسبیحات وغیرہ سے فارغ ہوکر بھی اس مقام پر سجدہ جائز نہیں۔ ← اس سوال سے متعلقہ ہے

4- اوقات مکروہہ یعنی طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور ٹھیک دوپہر کے وقت سجدۂ تلاوت کرنے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تلاوت اسی وقت کی ہو تو سجدہ کرنا مکروہ تنزیہی ہے، مکروہ وقت نکل جانے کے بعد سجدہ کرنا چاہئے اور اگر تلاوت غیر مکروہ وقت میں کی ہو تو اوقات مکروہہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ لہٰذا اس سے اجتناب لازم ہے۔

5- ظہر اور عصر کی نماز سے پہلے سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، نماز کے بعد متصل نہ ہو، کچھ وقفہ کرلیا جائے اور ہیئت ومکان تبدیل کرلیا جائے تو نماز کے بعد سجدہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں، البتہ عصر کے بعد اس کا خیال رکھا جائے کہ دھوپ پھیکی پڑنے سے پہلے پہلے یعنی غروب سے تقریباً 15 منٹ پہلے ادا کرلیا جائے۔

6- جو سجدے ماضی میں نہیں کیے ان کا اندازہ لگا کر ادا کرنا لازم ہے، حساب لگا کر تعداد لکھ لی جائے اور مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق ادا کرنا شروع کردیے جائیں، اس میں آیت کی تعیین ضروری نہیں کہ یہ فلاں آیت کا سجدہ کر رہا ہوں، مطلق سجدہ کی نیت کافی ہے۔

7- مدرسین کو چاہئے کہ ہر مجلس کے اختتام پر اس مجلس کے سجدے ادا کرلیا کریں، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو، اگر مکروہ وقت ہو تو مکروہ وقت نکل جانے کے بعد جلد ادا کرنے کی کوشش کریں، بلا وجہ تاخیر نہ کریں، موت کا کچھ بھروسہ نہیں کہ کس وقت آجائے اور یہ واجب ذمہ میں رہ جائے۔ واللہ ھوالموفق۔

این جی اوز کا ممبر بننا:

سوال: این جی اوز سے کیا مراد ہے، ان کی سرگرمیاں کیا ہیں اور ان کی اسلام میں کیا حیثیت ہے؟ جبکہ ان کا تعلق غیر ملکی اداروں سے ہے، ان کا ممبر بننا، ان کے ساتھ تعاون کرنا، ان سے تعاون لینا کیسا ہے؟ مسلمانوں پر اس سلسلے میں کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ (محمد داود۔کوئٹہ)

جواب: این جی اوز وہ غیر ملکی ادارے ہیں جو خود کو فلاحی اداروں کی حیثیت سے ظاہر کرتے ہیں، لیکن حقیقت حال یہ

بھی بائیکاٹ کردیا جاتا ہے، اس طرح کے ایک جھگڑے میں اب تک چالیس گھرانوں سے بائیکاٹ کیا جاچکا ہے، قوم میں پھوٹ پڑگئی ہے، بیٹی کو ماں سے، بیٹے کو باپ سے اور بھائی کو بھائی سے الگ کیا جارہا ہے، غرض ایک فتنہ برپا ہے۔

اس کے بارے میں پنچائت کو بہت سمجھایا کہ اس طرح کا فیصلہ شریعت کے خلاف ہے، لیکن اس کا ہمیشہ ایک ہی جواب ہوتا ہے کہ قرآن وسنت اپنی جگہ اور قوم اپنی جگہ۔

قرآن وسنت کی روشنی میں ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے اور ان کے ساتھ تعلق رکھنا کیسا ہے؟

(محمد اشرف کشمیری۔ماتلی، بدین)

جواب: شریعت مطہرہ نے زوجین کے لئے رشتہ ازدواج کو عفت اور پاک دامنی، تسکین قلب اور راحت کا ذریعہ بنایا ہے اور اسے مزید خوشگوار بنانے کے لئے اتفاق واتحاد، ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی اور اختلاف پیش آنے کی صورت میں صبر وتحمل اور ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے حتی الامکان نباہ کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا زوجین پر فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کی حق تلفی کرکے ظلم کے مرتکب نہ ہوں۔

اگر شوہر ظالم ہو یا بیوی نافرمان ہو تو خاندان کے بااثر افراد انہیں سمجھائیں اور اختلافات ختم کرنے کی مقدور بھر کوشش کریں۔

اگر زوجین کے درمیان اختلافات بڑھ جائیں اور نباہ کی کوئی صورت بنتی نظر نہ آئے تو شریعت نے شوہر کو یہ حق دیا ہے کہ وہ بیوی کو طلاق دے کر احسن طریقے سے فارغ کردے۔

پنچائت کا طلاق دینے والے سے مالی جرمانہ لینا کسی کے لئے جائز نہیں۔ اس قانون کو ختم کرنا لازم ہے اور اب تک جن سے جرمانہ وصول کیا ہے وہ انہیں واپس کرنا اور اس گناہ سے توبہ واستغفار فرض ہے۔

اگر شوہر ظالم ہے اور اس کا ظلم معروف ہے اور سمجھانے کے باوجود ظلم سے باز نہیں آتا اور طلاق دے دیتا ہے تو اس سے محدود وقت کے لئے بائیکاٹ کیا جاسکتا ہے، مگر جب اسے اپنے گناہ پر ندامت ہوجائے اور وہ توبہ کرلے تو پھر بائیکاٹ جاری رکھنا جائز نہ ہوگا بلکہ یہ قطع رحمی ہوگی جو گناہ کبیرہ ہے اور اگر شوہر حق بجانب ہو تو بائیکاٹ کرنا ہرگز جائز نہیں۔

ان لوگوں کا یہ کہنا کہ ”قرآن وسنت اپنی جگہ اور قوم اپنی جگہ“ انتہائی خطرناک جملہ ہے جس سے کفر کا اندیشہ ہے۔ اس سے بھی توبہ واستغفار اور آئندہ اجتناب لازم ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

بٹیر لڑانے پر شرط لگانا:

سوال: ہمارے علاقے میں بٹیر لڑائے جاتے ہیں اور اس پر ہزاروں کی شرطیں لگائی جاتی ہیں، شریعت اس بارے میں کیا کہتی ہے؟ (محمد ریاض۔کوٹ)

جواب: بٹیر لڑانا ناجائز اور حرام ہے، حدیث میں اس سے واضح ممانعت موجود ہے:

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البھائم (ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ص۔364 ج5 طبع بیروت۔ سنن ابی داود ص230، ج2 طبع بیروت)

مزید اس حرام کام پر شرطیں لگانا صریح جوا ہے جو حرام ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

نماز کے متصل بعد سجدۂ تلاوت جائز ہے

الجواب حامداً ومصلیاً

۳۲۱ ـــ نماز کے متصل بعد سجدۂ تلاوت کرنا جائز ہے، خواہ فرض نماز ہو یا قضاء و نفل نماز۔ لہذا ابھی تک نمازوں کے بعد آپ نے جو سجدے کئے ہیں، وہ درست ہیں اور آئندہ بھی نمازوں کے بعد سجدہ کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہوگا۔

مذکورہ مسئلہ کی علمی تحقیق اس طرح ہے کہ بعض فقہاء کرام نے نماز کے متصل بعد سجدۂ شکر کو مکروہ قرار دیا جسکی وجہ رد المحتار وعالمگیریہ وغیرہ میں یہ بیان کی گئی ہے کہ اس وقت میں لوگ سجدہ

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دار العلوم کراچی

فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاوی	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب

کرنے کو سنت یا واجب سمجھتے ہیں بعد علامہ شامی فرماتے ہیں کہ
میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ وتروں کے بعد لازماً سجدہ کرتے
تھے لہذا نماز کے بعد سجدۂ شکر اور عام سجدہ کرنا درست نہیں۔
اس سے معلوم ہوا کہ یہ ان علاقوں کی بات ہے جہاں
لوگوں کا نظریہ یہ ہو کہ نماز کے بعد سجدہ کرنا سنت یا واجب
ہے لیکن چونکہ ہمارے ہاں ایسا نہیں، نہ تو ہمارے ہاں نمازوں کے
بعد سجدۂ شکر کو ضروری سمجھا جاتا ہے اور نہ ہی یہ عمل لوگوں
کے معمول میں داخل ہے لہذا اگر کوئی شخص بغیر التزام کے سجدۂ
شکر کرلے تو فی زمانہ [illegible] کچھ حرج معلوم نہیں ہوتا جیسے
جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم تنزیل اور سورۃ دھر پڑھنا فقہاء
کے ہاں جائز ہے لیکن التزام درست نہیں۔
مذکورہ بحث کا تعلق سجدۂ شکر سے ہے۔ جہاں تک سجدۂ
تلاوت کا تعلق ہے تو فقہاءِ کرام نے نمازوں کے بعد اس سجدہ کے
کرنے سے منع نہیں فرمایا۔ نیز یہ سجدۂ کرنا واجب بھی ہے اور اس قدر
اہم واجب ہے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد ادا کرنا بھی جائز ہے۔ ہاں
البتہ کسی بھی نماز کے بعد سجدۂ تلاوت کو لازم سمجھنا غلطی ہے۔ اور نمازوں
کے سجدۂ تلاوت کرنے کو سجدۂ شکر یا بغیر سبب والے سجدوں پر
قیاس کرتے ہوئے ناجائز قرار دینا بھی درست نہیں کیونکہ اولاً
تو سجدۂ تلاوت کے بارے فقہاءِ کرام کی ممانعت نہیں ملتی ثانیاً
اسلئے کہ اس حکم سے مسلمانوں کو شدید مشقت کا سامنا کرنا
پڑیگا کیونکہ عام طور پر سجدۂ تلاوت نمازوں کے اوقات میں یاد
آتا ہے اور لوگ نمازوں کے بعد سجدۂ تلاوت ادا تو کرتے ہیں

/

لیکن نہ تو اسکا التزام کرتے ہیں اور نہ ہی کوئی یہ سمجھتا ہے کہ یہ
سجدہ نماز کے بعد لازم ہے۔
یہ کہنا کہ نمازوں کے بعد کسی قسم کا سجدہ نہ کیا جائے
کیونکہ جہلاء اس کو ضروری سمجھنے لگیں گے تو ممانعت کی یہ
وجہ اس وقت درست ہوگی جب اسکو التزام کے ساتھ کیا جانے
لگے اور کرنے والے بھی علماء و مقتداء قسم کے لوگ ہوں جبکہ
ہمارے ہاں عوام و خواص میں سے کوئی بھی نماز کے بعد التزاماً سجدہ
نہیں کرتا لہذا کبھی کبھی بغیر التزام کے نماز کے بعد سجدہ کرنے
سے عقیدہ خراب ہونے کا اندیشہ ظاہر کرکے ناجائز قرار دینا درست
معلوم نہیں ہوتا۔

Scanned by CamScanner

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دار العلوم کراچی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ

دوسری اہم بات یہ ہے کہ شامی، ہندیہ وغیرہ میں نماز کے
بعد جو سجدہ کو مطلقاً مکروہ کہا گیا ہے، اس سے مراد بظاہر
سجدۂ شکر نہیں بلکہ وہ سجدہ مراد ہے، جسکا کرنا اور نہ کرنا عام حالات
میں برابر ہے، نہ وہ مستحب ہے اور نہ مکروہ یعنی نہ اسکا کوئی سبب ہے
اور نہ وہ ممنوع ہے تو اس سے روکا جارہا ہے کہ اسے نماز کے بعد نہ کیا جائے
لہذا اس سے سجدۂ تلاوت کی کراہت ثابت نہیں ہوتی۔
شامیہ میں ہے (تکرہ بعد الصلوة) الضمير للسجدة مطلقاً
قال في شرح المنية آخر الكتاب عن شرح القدوري للزاهدي اما بغير سبب
فليس بقربة ولا مكروه وما يفعل عقيب الصلوة فمكروه (ج۲ ص ۱۱۹)
علامہ شامی نے ضمیر کا مرجع مطلق سجدہ کو قرار دیا ہے
نہ کہ سجدۂ شکر کو، اس سے معلوم ہوا علامہ حصکفی صاحب درمختار
سجدۂ شکر کو مکروہ نہیں فرمارہے بلکہ اس سجدہ کا حکم بیان فرما
رہے ہیں جو مباح ہو، نہ قربت ہو اور نہ ہی مکروہ ہو۔ مطلقاً کے
لفظ سے بعض حضرات کو مغالطہ ہوا ہے انہوں نے مطلق کو عام کے
معنی قرار دیا اور سجدۂ شکر، سجدۂ تلاوت وغیرہ سب کا ایک ہی حکم
بیان فرمایا جبکہ مطلقاً کا معنی علامہ شامی نے یہ بیان فرمایا ہے "اما
بغير سبب فليس بقربة ولا مكروه" لہذا معلوم ہوا کہ مطلق سے
مراد "سجدۂ مباح" ہے، البتہ اگر سجدۂ شکر بھی التزام کے ساتھ
کیا جائے تو وہ بھی مکروہ ہوگا اگرچہ وہ اس عبارت کا مدلول نہیں۔
نیز نماز کے بعد سجدۂ تلاوت کا جواز تنویر الابصار مع الدر المختار کی اس
، جاری۔

عبارت سے بھی معلوم ہوتا ہے۔
"(ولو سمع المصلي) السجدة (من غيره لم يسجد فيها)
لانها غير صلاتية (بل يسجد (بعدها) لسماعها
من غير محجور" ج۲ ص ۱۱۳۔
اگر نماز کے بعد سجدۂ تلاوت ممنوع ہوتا تو یہاں سجدہ کا حکم
نہ دیا جاتا۔
فی تنویر الابصار ۲/۱۱۹:
وسجدة الشكر: مستحبة به يفتى لكنها تكره بعد
الصلوة لان الجهلة يعتقدونها سنة او واجبة و
كل مباح يؤدي اليه فمكروه۔
فی رد المحتار تحت قوله "لكنها تكره بعد الصلوة":
الضمير للسجدة مطلقاً۔ قال في شرح المنية آخر

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دار العلوم کراچی

تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاوی	نمبر
	الکتاب عن شرح القدوری للزاهدی: أما بغیر سبب فلیس بقربة ولا مکروه، وما یفعل عقیب الصلوٰة فمکروه لأن الجهال یعتقدونها سنة أو واجبة وکل مباح إلیه فمکروه انتهی۔ واللّٰه أعلم بالصواب اعجاز احمد صمدانی غفرله دار الافتاء دار العلوم کراچی نمبر ۱۴ ۱ / ۹ / ۱۴۲۲ھ الجواب صحیح احقر محمود اشرف غفر الله ۲-۹-۱۴۲۲ھ			